السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاامامت کرانے والا شخص تنخواہ لے سکتا ہے ؟ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ابن حبان میں امامت کی تنخواہ سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کیا یہ حدیث واقعتا ہے اگر ہے توسند سے آگاہ فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ کے متعلق مجھے تو یہی بات سمجھ میں آئی ہے کہ امامت کروانے والا شخص تنخواہ لے سکتا ہے ۔ غالبا حافظ عبداللہ روپڑی رحمة اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی تھا یا کسی اوراہلحدیث کے فتویٰ میں میں نے یہ دیکھا ہے اب پوری طرح یاد نہیں ۔ یہ اس لیے کہ مسلمان پر نماز پڑھنا فرض ہے پڑھانا فرض نہیں ۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنا کام کاج چھوڑ کر جماعت کی مرضی کے مطابق باقاعدہ امامت کے فرائض سر انجام دے تو آخر اس کے گذر سفر کا انتظام کیسے ہوگا کیونکہ ویسے تو وہ اپنے کام کاج میں مصروف ہوگا اور کہیں بھی کسی بھی مسجد میں نماز فرض ادا کرسکے گا لیکن امامت والی صورت میں اسے پانچوں اوقات پابند بننا پڑے گا اس کا اثر لازمی طور پر اس
کے کاروبار پر پڑے گا لہٰذا اگر کوئی اپنا کام کاج چھوڑ کر اپنے آپ کو پابند بناتا ہے تو اس کی ضروریات کا بندوبست ہونا چاہیۓ لہٰذا تنخواہ لینے میں اس پر کوئی گناہ نہیں ۔ باقی مولوی صاحب نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ مجھے نہیں ملی میں نے اس حدیث کو موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان میں متعلقہ مقامات پر دیکھا ہے لیکن مجھے نظر نہیں آئی ۔ واللہ اعلم ۔

اگر مولوی صاحب اس کتاب کے باب وغیرہ کا حوالہ پیش کرے پھر اگر مل گئی تو اس کے متعلق اپنی گذارش پیش کی جائے گی ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 296

محدث فتویٰ